۵۔ سوراج کا قیام

سترھویں صدی کے پہلے نصف میں مہاراشٹر میں شیواجی مہاراج جیسی عہد ساز شخصیت کو عروج حاصل ہوا۔ انھوں نے ناانصافی کرنے والے حکمرانوں کے خلاف آواز اُٹھاتے ہوئے سوراج قائم کیا۔ شیواجی مہاراج شکے ۱۵۵۱، پھالگن ودیہ ترتیا یعنی ۱۹ر فروری ۱۶۳۰ء کو ضلع پونہ میں جنّر کے نزدیک شیونیری قلعے میں پیدا ہوئے۔ ہم اس سبق میں سوراج کے قیام کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

شاہ جی راجا : شیواجی مہاراج کے والد شاہ جی جنوبی بھارت کے ایک معزّز سردار تھے۔ مغلوں نے نظام شاہی پر قبضہ کرنے کی مہم کا بیڑہ اُٹھایا۔ اس مہم میں بیجاپور کے عادل شاہ نے مغلوں کی مدد کی۔

شاہ جی راجے

شاہ جی چاہتے تھے کہ جنوبی بھارت میں مغل نہ ہوں اس لیے انھوں نے مغلوں کی مخالفت کرتے ہوئے نظام شاہی کو بچانے کی پوری کوشش کی۔ لیکن مغلوں اور عادل شاہی طاقت کے سامنے ان کی ایک نہ چلی۔ ۱۶۳۶ء میں نظام شاہی کا خاتمہ ہوگیا۔

نظام شاہی کے خاتمے کے بعد شاہ جی بیجاپور کے عادل شاہی دربار میں سردار بن گئے۔ عادل شاہ نے بھیما اور نیرا ندی کے کنارے پونہ، سوپا، چاکن اور اِنداپور کے پرگنے شاہ جی کی جاگیر میں برقرار رہنے دیے۔ عادل شاہ کی جانب سے شاہ جی کو کرناٹک میں بنگلورو اور اس کے آس پاس کے علاقے جاگیر میں عطا کیے گئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

جاگیر - جاگیر یعنی کسی علاقے کا محصول حاصل کرنے کا حق۔ حکمراں جن لوگوں کو سردار بناتے تھے انھیں نقدی کی شکل میں تنخواہ نہ دیتے ہوئے اتنا بڑا علاقہ تفویض کردیتے تھے کہ سرداروں کو تنخواہ کی رقم کے برابر پیداوار محصول سے حاصل ہوجاتی تھی۔

شاہ جی نہایت بہادر، اعلیٰ ہمت، ذہین اور عمدہ ماہرِ سیاست تھے۔ وہ عمدہ تیر انداز بھی تھے۔ اسی طرح وہ تلوار بازی، پٹّا اور نیزہ بازی میں بھی طاق تھے۔ انھیں اپنی عوام سے بہت محبت تھی۔ انھوں نے مہاراشٹر، کرناٹک اور تمل ناڈو کے کئی علاقوں پر فتح حاصل کرلی تھی۔ جنوبی بھارت میں ان کا رعب قائم تھا۔ جب شیواجی مہاراج اور جیجابائی بنگلورو میں تھے تب شاہ جی نے شیواجی مہاراج کو ایک عمدہ حکمراں بنانے کے لیے تعلیم دینے کا معقول انتظام کیا تھا۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ غیروں کی حکمرانی ختم کرکے سوراج یعنی اپنی حکومت قائم کی جائے۔ اسی لیے انھیں سوراج کے تصوّر کا بانی کہا جاتا ہے۔ انھوں نے شیواجی مہاراج اور جیجابائی کو اپنے قابلِ اعتماد اور جانباز ساتھیوں کے ساتھ بنگلورو سے پونہ روانہ کیا۔

ویرماتا جیجابائی : جیجابائی ضلع بلڈانہ کے سندکھیڑ راجا کے معزز سردار لکھوجی راجے جادھو کی بیٹی تھیں۔ انھیں بچپن ہی سے مختلف علوم کے ساتھ فوجی تعلیم بھی دی گئی۔ شاہ جی مہاراج کا سوراج کے قیام کا خواب پورا ہو اس لیے وہ ہمیشہ انھیں ترغیب دے کر ان کی مدد کرتی تھیں۔ وہ ایک ماہر اور اہلِ نظر سیاست داں تھیں۔ سوراج قائم کرنے کے لیے انھوں نے ہمیشہ شیواجی مہاراج کی رہنمائی کی۔ وہ عوامی معاملات میں فیصلہ دینے کا کام بھی کرتی تھیں۔ وہ شیواجی مہاراج کی عمدہ تعلیم کے تعلق سے

ویرماتا جیجابائی

ہمیشہ بیدار رہتی تھیں۔ انھوں نے شیواجی مہاراج میں صبر و تحمل، سچائی، ذہانت، ہوشیاری، ہمت، بے باکی، اسلحہ کا استعمال، فتح کا عزم اور سوراج کا خواب جیسی خوبیاں پیدا کیں۔

شیواجی مہاراج کے معاونین : شیواجی مہاراج نے سوراج کے قیام کا آغاز ماوَل کے علاقے سے کیا۔ اس وقت کا ماوَل آج کے پونہ ضلع کے مغربی اور جنوب مغربی علاقے پر مشتمل تھا۔ یہ پہاڑیوں، وادیوں اور درّوں کا علاقہ تھا جو نا قابلِ عبور تھا۔ سوراج کے قیام کے لیے شیواجی مہاراج نے ماوَل کی جغرافیائی حالت کا استعمال نہایت مہارت کے ساتھ کیا۔ انھوں نے لوگوں کے دلوں میں اپنائیت اور اعتماد پیدا کیا۔ سوراج کے قیام کے سلسلے میں انھیں نہایت مخلص دوست اور معاون حاصل ہوئے۔ ان میں کچھ اہم نام یساجی کنک، باجی پاسلکر، باپوجی مدگل، نرہیکر دیشپانڈے برادران، کاوُجی کونڈھالکر، جیوا مہالا، تاناجی مالوسرے، کانہوجی جیدھے، باجی پربھو دیشپانڈے، داداجی نرس پربھو دیشپانڈے وغیرہ کے ہیں۔ اپنے ان ساتھیوں کے بل بوتے پر شیواجی مہاراج نے سوراج کے قیام کی مہم کا بیڑہ اُٹھایا۔

یاد رکھیے !

بارہ ماوَل : ۱) پوَن ماول ۲) ہِرڈس ماول ۳) گُنجن ماول ۴) پَوڑ کھورے ۵) مُٹھے کھورے ۶) مُسے کھورے ۷) کانَدکھورے ۸) ویلونڈ کھورے ۹) روہِڑ کھورے ۱۰) اندر ماول ۱۱) نانے ماوَل ۱۲) کوربارسے ماول

شیواجی مہاراج کی پونہ کی جاگیروں میں سہیادری پہاڑی سلسلے کے دامن میں جو علاقہ ہے اسے ماوَل کھورے کہتے ہیں۔ انھیں بارہ ماوَل بھی کہا جاتا ہے۔

کر کے دیکھیے

شیواجی مہاراج کے معاونین جیوا مہالا، تاناجی مالوسرے اور باجی پربھو دیشپانڈے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

شاہی مہر

شاہی مہر : شیواجی مہاراج کی شاہی مہر کے مطالعے سے سوراج کے قیام کا مقصد واضح ہوجاتا ہے۔ اس شاہی مہر پر سنسکرت کے یہ دو مصرعے کندہ ہیں :

’’پرتیپ چندرلیکھیو وردھشنو درشن ونِدتا

شاہ سنووا شیوسیشا مدرا بھدرارا جتے‘‘

یعنی ’’شاہ جی کے بیٹے شیواجی کے عزم کا ثبوت چاندنی کی طرح مسلسل بڑھنے والی روشنی ہے جسے دنیا نے سلام کیا ہے۔ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے یہ مہر حکومت کو زیب دیتی ہے۔‘‘

شاہی مہر پر موجود یہ قول کئی معنوں میں اہم ہے۔ شیواجی مہاراج نے اس قول کے ذریعے اپنے والد کے تئیں اپنی احسان مندی، سوراج کی مسلسل توسیع کا یقین، مہر کو عزّت و احترام حاصل ہونے کا احساس، عوامی فلاح کا عہد اور اپنی سرزمین پر خود مختاری کے ساتھ حکومت کرنے کی ضمانت کا اظہار کیا ہے۔ اس چھوٹے سے قول میں سوراج کے قیام کا ہمہ جہت مفہوم سما گیا ہے۔

آیئے، جان لیں!

- اپنے ملک کی سرکاری مہر کا جائزہ لیجیے۔
- اس میں کون کون سی باتیں پائی جاتی ہیں؟
- سرکاری مہر کا استعمال کہاں کہاں کیا جاتا ہے؟

سوراج کے قیام کی پیش رفت : شیواجی مہاراج کی جاگیر میں جو قلعے تھے وہ عادل شاہی کی عمل داری میں تھے۔ اس زمانے میں قلعوں کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ قلعے پر قبضہ کرنے کی وجہ سے آس پاس کے علاقوں پر قابو رکھنا آسان ہوتا تھا۔ 'جس کا قلعہ اس کی حکومت' جیسی صورتِ حال ہوا کرتی تھی۔ شیواجی مہاراج نے ارادہ کیا کہ اپنی جاگیر کے قلعوں پر قبضہ حاصل کیا جائے۔ قلعوں پر قبضہ کرنے کے معنی یہ تھے کہ عادل شاہی حکومت کو للکارا جائے۔ انھوں نے تورنا، مُورومب دیو، کونڈانا اور پرندر کے قلعوں پر قبضہ کرکے سوراج کے قیام کی ابتدا کی۔ مورومب دیو کے قلعے کی دوبارہ تعمیر کرکے انھوں نے اس کا نام 'راج گڑھ' رکھا۔ راج گڑھ ہی سوراج کی پہلی راجدھانی تھی۔

راج گڑھ کا قلعہ - پالی دروازہ

عادل شاہی فوج میں جاؤلی کے مورے، مدھول کے گھورپڑے اور ساونت واڑی کے ساونت جیسے سردار تھے۔ ان سرداروں نے سوراج کے قیام کی مخالفت کی۔ سوراج کے قیام کے لیے ان سرداروں پر قابو پانا ضروری تھا۔

جاؤلی پر قبضہ : ستارا ضلع کے جاؤلی میں چندر راؤ مورے عادل شاہی فوج کا ایک معتبر سردار تھا۔ اس نے سوراج کے قیام کی مخالفت کی۔ ۱۶۵۶ء میں شیواجی مہاراج نے جاؤلی پر حملہ کرکے اس پر قبضہ کرلیا اور وہاں اپنی چوکی قائم کی۔ اس کے بعد رائے گڑھ بھی فتح ہوگیا۔ جاؤلی سے انھیں بے انتہا دولت ہاتھ آئی۔ اس فتح کے بعد کوکن میں ان کی پیش رفت میں اضافہ ہوگیا۔ انھوں نے جاؤلی کی وادی میں پرتاپ گڑھ قلعہ تعمیر کیا۔ اس فتح کی وجہ سے ان کی قوت میں ہر طرح سے اضافہ ہوتا چلا گیا۔

شیواجی مہاراج نے اس کے بعد کلیان اور بھیونڈی کے علاقے فتح کرلیے جس کی وجہ سے مغربی ساحل پر سدیوں، پرتگالیوں اور انگریزوں سے ان کا سابقہ پڑا۔ وہ اس بات کو سمجھ گئے کہ اگر ان حکومتوں سے ٹکر لینا ہے تو انھیں اپنا مضبوط بیڑہ تیار کرنا ہوگا۔ اس لیے انھوں نے بحری بیڑے کی تیاری پر توجہ دی۔

افضل خان کی سرکوبی : شیواجی مہاراج نے اپنی جاگیر اور اس کے آس پاس کے عادل شاہی علاقوں کے قلعوں پر قبضہ کرنا شروع کردیا۔ انھوں نے جاؤلی کے مورے سرداروں کی مخالفت کو پہلے ہی ختم کردیا تھا۔ کوکن کی ساحلی پٹی پر سوراج کے قیام کی رفتار تیز ہوگئی۔ یہ تمام واقعات عادل شاہی کو للکارنے کے مترادف تھے۔ اس وقت عادل شاہی کا کام کاج بڑی صاحبین (صاحبہ) دیکھتی تھیں۔ ان کو محسوس ہوا کہ اب شیواجی مہاراج کا انتظام کرنا چاہیے۔ اس لیے انھوں نے عادل شاہی کے طاقتور اور تجربہ کار سردار افضل خان کو شیواجی مہاراج پر چڑھائی کرنے کے لیے کہا۔

افضل خان بیجاپور سے وائی آئے۔ انھیں وائی کے علاقے سے اچھی خاصی واقفیت تھی۔ وائی کے نزدیک پرتاپ گڑھ قلعے کے دامن میں ۱۰ر نومبر ۱۶۵۹ء کو شیواجی مہاراج اور افضل خان کی ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات کے دوران افضل خان نے شیواجی مہاراج کو فریب دینے کی کوشش کی جس کی وجہ سے شیواجی مہاراج نے افضل خان کو ہلاک کردیا اور یوں انھوں نے عادل شاہی فوج کی سرکوبی کی۔

افضل خان کے قتل کے بعد شیواجی مہاراج نے لڑائی میں زخمی ہونے والے سپاہیوں کو معاوضہ دیا۔ جنھوں نے اس لڑائی میں اچھی کارکردگی دِکھائی انھیں انعامات دیے گئے۔ افضل خان کی فوج کے جو سپاہی ان کے ہاتھ لگے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔

سِدّی جوہر کا حملہ :

افضل خان کی سرکوبی کے بعد شیواجی مہاراج نے عادل شاہی حکومت سے وسنت گڑھ، پنہالا اور کھیلنا کے قلعے جیت لیے۔ کھیلنا کے قلعے کو انھوں نے وِشال گڑھ نام دیا۔

شیواجی مہاراج پر قابو پانے کے لیے عادل شاہ نے ۱۶۶۰ء میں صوبہ کرنول کے سردار سدی جوہر کو چڑھائی کے لیے بھیجا اور انھیں صلابت خان کا خطاب عطا کیا۔ سدی جوہر کی مدد کے لیے رستم زماں، باجی گھورپڑے اور افضل خان کا بیٹا فاضل خان ساتھ تھے۔ ان حالات میں شیواجی مہاراج نے پنہالا کے قلعے میں پناہ لی۔ سدی جوہر کی فوج تقریباً پانچ مہینے تک پنہالا کے قلعے کا محاصرہ کیے رہی۔ شیواجی مہاراج کے لیے اس محاصرے سے باہر نکلنا مشکل ہوگیا تھا۔ نیتاجی پالکر نے باہر سے سدی جوہر پر حملہ کرکے محاصرہ ختم کرنے کی کوشش کی لیکن فوج کی قلیل تعداد کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو پایا۔ سدی جوہر کے محاصرہ ختم کرنے کی کوئی علامات دِکھائی نہیں دے رہی تھیں، اس لیے شیواجی مہاراج نے سدی جوہر سے بات چیت شروع کی۔ اس بات چیت کی وجہ سے پنہالا کے محاصرے میں تھوڑی نرمی پیدا ہوگئی۔ شیواجی مہاراج کو محاصرے کی اس نرمی کا فائدہ حاصل ہوا۔ اسی دوران اس موقع پر شیوا کاشد نامی بہادر نوجوان نے پہل کی۔ وہ شکل وصورت سے شیواجی مہاراج کی طرح دِکھائی دیتے تھے۔ انھوں نے شیواجی مہاراج کی شباہت اختیار کی اور پالکی میں بیٹھ گئے۔ پالکی صدر دروازے سے باہر نکلی۔ سدی کے فوجیوں نے اس پالکی کو روک لیا۔ اس نازک موقع پر شیوا کاشد نے سوراج کے لیے اپنی جان کی قربانی پیش کی۔ اس درمیان شیواجی مہاراج دوسرے دشوار گزار راستے کے ذریعے قلعے سے باہر نکل گئے۔ ان کے ساتھ باجی پربھو دیشپانڈے، باندل دیشمکھ اور کچھ منتخب سپاہی تھے۔

شیواجی مہاراج پنہالا کے محاصرے سے نکل کر وِشال گڑھ کی طرف چلے گئے۔ سدی جوہر کو اس بات کا علم ہوا۔ اس کی فوج نے شیواجی مہاراج کا پیچھا کیا۔ شیواجی مہاراج نے سدی جوہر کے فوجیوں کو وِشال گڑھ کے نیچے ہی روکنے کی ذمہ داری باجی پربھو دیشپانڈے کو سونپی۔ باجی پربھو نے گجاپور کے نزدیک گھوڑ کھنڈی کے مقام پر سدی جوہر کی فوج کو روک لیا۔ باجی پربھو نے بہادری سے مقابلہ کیا لیکن وہ اس مہم میں کام آ گئے۔ باجی پربھو کی فوج نے سدی جوہر کی فوج کو روکے رکھنے کی وجہ سے شیواجی مہاراج کے لیے وِشال گڑھ تک پہنچنا ممکن ہو پایا۔ وشال گڑھ کی طرف جاتے ہوئے انھوں نے عادل شاہی سرداروں پالون کے دلوی اور سرنگار پور کے سُروے کی مخالفت کو بھی ختم کردیا۔ جس کے بعد شیواجی مہاراج خیریت کے ساتھ وشال گڑھ پہنچ گئے۔

جس وقت شیواجی مہاراج پنہالا کے قلعے میں محصور تھے اسی دوران دہلی کے تخت سے اورنگ زیب نے مغل سردار شائستہ خان کو جنوبی بھارت کی مہم پر روانہ کیا۔ انھوں نے پہلے بھی پونہ پر حملہ کیا تھا۔ اس وقت عادل شاہی حکومت کے ساتھ شیواجی مہاراج کی لڑائی جاری تھی۔ ایسے وقت شیواجی مہاراج کے ذہن میں یہ بات آئی کہ ایک ہی وقت میں دو دشمنوں سے لڑنا مناسب نہیں ہوگا۔ اس لیے وشال گڑھ پہنچ کر شیواجی مہاراج نے عادل شاہ کے ساتھ معاہدہ کرلیا۔ اس معاہدے کے تحت انھیں پنہالا کا قلعہ عادل شاہ کو واپس کرنا پڑا۔

یہاں سوراج کے قیام کا ایک مرحلہ مکمل ہوا۔

مشق

(۱) گروہ میں شامل نہ ہونے والا لفظ تلاش کر کے لکھیے :

۱۔ پونہ ، سوپا ، چاکن ، بنگلورو

۲۔ پھلٹن کے جادھو ، جاؤلی کے مورے ، مدھول کے گھورپڑے ، ساونت واڑی کے ساونت

۳۔ تورنا ، مؤرومب دیو ، سینھ گڑھ ، سندھودرگ

(۲) آیئے، لکھیں :

۱۔ جیجا بائی نے شیواجی مہاراج کو جن باتوں کی تعلیم دی اس کی تفصیل لکھیے۔

۲۔ شیواجی مہاراج نے ماول کے علاقے سے سوراج کے قیام کی ابتدا کی۔

(۳) شیواجی مہاراج کے ساتھیوں اور معاونین کی فہرست بنایئے۔

5ZAUUS

(۴) تلاش کر کے لکھیے :

۱۔ شاہ جی کو سوراج کے تصور کا بانی کیوں کہا جاتا ہے؟

۲۔ شیواجی مہاراج نے بحری بیڑے کی تیاری پر توجہ کیوں دی؟

۳۔ شیواجی مہاراج نے عادل شاہ کے ساتھ معاہدہ کیوں کر لیا؟

۴۔ شیواجی مہاراج پنہالا کے قلعے سے کس طرح فرار ہوئے؟

سرگرمی :

۱۔ آپ نے جو قلعہ دیکھا ہو اس کی تفصیل بیان کیجیے اور تاریخی عمارات کے تحفظ کے لیے تدابیر تجویز کیجیے۔

۲۔ کسی کھیت کا 'سات بارا' (۱۲/۷) حاصل کیجیے اور سبق میں دیے ہوئے الفاظ سے اس کا تعلق سمجھنے کی کوشش کیجیے۔

***

پنہالا کا قلعہ - تین دروازہ